

## سید محمد جعفری

(حالات زندگی)

سید محمد جعفری ۱۹۰۵ء میں بھرت پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید محمد علی جعفری اسلامیہ کالج لاہور کے پہلے پرنسپل تھے۔ سید محمد جعفری کی ابتدائی تعلیم و تربیت خالص اسلامی اور مشرقی انداز میں ہوئی۔ قرآن پاک قرأت سے پڑھایا گیا۔ عربی، فارسی اور انگریزی تعلیم کے لیے گھر پر اتالیق مقرر ہوئے۔ پھر باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۹۳۲ء میں میٹرک پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی ایس سی (آنرز) کیا اور نیل کالج لاہور سے ادبیات فارسی میں ایم۔ اے اور ایم۔ او۔ ایل کیا۔ رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ مصوری اور خطاطی کا شغل بھی جاری رہا۔ فرصت کے اوقات میں شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ بھی سیکھ لی۔

پہلے گورنمنٹ سکول جہلم اور پھر سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور میں مدرس ہوئے۔ ۱۹۴۰ء تک گورنمنٹ کالج لائل پور (فیصل آباد) میں لیکچرار رہے۔ اسی سال برطانوی حکومت کے محکمہ اطلاعات و نشریات میں ملازمت اختیار کر لی۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی آ گئے۔ ۱۹۵۰ء میں ڈپٹی پرنسپل انفارمیشن آفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں ایران میں پاکستانی سفارت خانے میں بطور کلچرل اتاشی تعینات ہوئے۔ ۱۹۶۷ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر کراچی آ گئے۔

سید محمد جعفری کو کالج کے زمانے ہی سے شعر گوئی کا چمکا لگ چکا تھا۔ لیکن انھوں نے محسوس کیا۔ کہ ان کا انداز سخن اپنے ہم عصر شاعروں سے قدرے مختلف ہے۔ رفتہ رفتہ مزاج گوئی کا عنصر غالب آتا گیا۔

سید محمد جعفری ایک عظیم مزاج گو شاعر تھے۔ لیکن ان کا مزاج برائے مزاج نہیں بلکہ ان کے ہر شعر کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد کارفرما نظر آتا ہے۔ وہ اکبر الہ آبادی کے طرز کے شاعر اور طنز و مزاح کے معتبر اور منفرد شاعر تھے۔ ۱۹۵۰ء تا ۱۹۷۵ء کے درمیانی عرصے میں انھوں نے جو کچھ کہا۔ وہ ان کی شاعری کا بہترین حصہ ہے۔

انھوں نے زیادہ تر نظمیں لکھیں۔ پیروڈی اُن کا خصوصی میدان ہے۔ مزاحیہ انداز میں حکمت کی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ ان کا مجموعہ کلام ”شوخی تحریر“ عوام میں بڑا مقبول ہے۔ وہ صاحب طرز شاعر تھے اور مخصوص مترنم لہجے میں کلام پڑھتے تھے۔ انھوں نے ۱۹۷۶ء میں کراچی میں وفات پائی۔

# ایسٹرکٹ آرٹ

(سید محمد جعفری)

مختصر و مفید

- طلبہ کو طنز و مزاح کے مفہوم سے آگاہ کرنا۔
- اردو ادب میں طنزیہ اور مزاحیہ شاعری کی اہمیت اجاگر کرنا۔
- اردو ادب میں مزاحیہ شاعری کی روایت بتانا۔
- سید محمد جعفری کی شاعری سے واقفیت دلانا۔

جلوہ نگن

ٹیزھی ترچھی

مصور

مسواک

ستائش

بہکانا

اطفال

نقش محبوب

ازراہ مروت

نمائش

القائاد و ترکیب

## ایسٹرکٹ آرٹ

ایسٹرکٹ آرٹ سے مراد تجریدی آرٹ ہے۔ جس میں مختلف خیالات اور مناظر کو علامتی طور پر مصور آڑی ترچھی لکیروں میں کیونوس پر منتقل کرتا ہے۔ ایسٹرکٹ آرٹ یعنی تجریدی مصوری ایک ایسی پیچیدہ اور ابھی ہوئی مصوری ہوتی ہے جو ایک عام آدمی تو کیا بعض اوقات ایک پڑھے لکھے آدمی کی سوچ اور فکر بھی اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ ایسی ہی مصحکہ خیز مصوری پر سید محمد جعفری نے اس نظم میں طنز کیا ہے۔

کی تھی ازراہ مروت بھی ستائش میں نے  
لوگ کہتے ہیں کہ کیا دیکھا تو شرماتا ہوں میں  
بھینس کے جسم پر اک اونٹ کی سی گردن تھی  
ناگ کھانچی تھی کہ مسواک جسے کہتے ہیں  
مجھ سے، پوچھو تو تپائی پہ گھڑا رکھا تھا  
ورق صاف پہ رنگوں کو گرا رکھا ہے  
جیسے ٹوٹے ہوئے آئینے پہ سورج کی کرن  
جس کو سمجھا تھا اناس وہ عورت نکلی

ایسٹرکٹ آرٹ کی دیکھی تھی نمائش میں نے  
آج تک دونوں گناہوں کی سزا پاتا ہوں میں  
ایک تصویر کو دیکھا جو کمال فن تھی  
ناک وہ ناک خطرناک جسے کہتے ہیں  
نقش محبوب مصور نے سجا رکھا تھا  
ایک تصویر کو دیکھا کہ یہ کیا رکھا ہے  
ٹیزھی ترچھی سی لکیریں تھیں وہاں جلوہ نگن  
ایک تصویر کو دیکھا تو یہ صورت نکلی

اس نمائش میں جو اطفال چلے آئے تھے ڈر کے ماؤں کے کلیجے سے لپٹ جاتے تھے  
 الغرض جائزہ لے کر یہ کیا ہے انصاف آج تک کر نہ سکا اپنی خطا خود میں معاف  
 میں نے یہ کام کیا سخت سزا پانے کا یہ نمائش نہ تھی اک خواب تھا دیوانے کا  
 کیسی تصویر بنائی میرے بہکانے کو اب تو دیوانے بھی آنے لگے سمجھانے کو  
 (شوخی تحریر)



- (۱) ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔
- (الف) شاعر نے ایسٹر ایکٹ (تجربہ) آرٹ کی نمائش کو دیوانے کا خواب کیوں کہا ہے؟
- (ب) دوسرے شعر کے مطابق شاعر کن دو گناہوں کی سزا پا رہا ہے؟
- (ج) شاعر نے نمائش میں کس قسم کی تصاویر دیکھی تھیں؟
- (د) شاعر کے مطابق نمائش میں آنے والے بچے کیوں ڈر رہے تھے؟
- (و) شاعر کے مطابق مصور نے جو نقش محبوب سجا رکھا تھا وہ شاعر کو کیا لگا؟
- (۲) نظم کے حوالے سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) ایسٹر ایکٹ آرٹ، کو ذہن میں رکھتے ہوئے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سنجیدہ اور ادبی (ii) مزاحیہ و طنزیہ

(iii) تاریخی (iv) علمی

(ب) نمائش میں آئے ہوئے بچے تھے:

(i) پُر جوش (ii) خوش

(iii) ڈرے ہوئے (iv) زور ہے تھے

(ج) نمائش میں رکھے ہوئے آرٹ کے نمونے تھے:

(i) بے ڈھنگے (ii) شاہکار

(iii) خوبصورت (iv) بد صورت

(د) شاعر نے جس تصویر کو انناس سمجھا تھا وہ تصویر تھی:

- (i) مرد کی (ii) بھینس کی (iii) اونٹ کی (iv) عورت کی  
(ه) شاعر کے لیے یہ نمائش ایک تھی:

- (i) دیوانے کا خواب (ii) اچھا تجربہ (iii) سزا (iv) سیر

(۳) نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

(۴) نظم کے پہلے چار اشعار کی تشریح کریں۔

(۵) اگر آپ شاعر کی جگہ ہوتے تو اس نمائش سے کیا تاثر لیتے؟

(۶) اس نظم میں کوئی سنجیدہ پہلو تلاش کر کے لکھیں۔

(۷) ذیل کے الفاظ و مرکبات کے معانی لکھ کر جملوں میں استعمال کریں۔

ازراہ مروت۔ کمال فن۔ نقش محبوب۔ جلوہ فگن۔ دیوانے کا خواب

### مزاح

مزاح پیدا کرنے کے لیے ایک مزاح نگار الفاظ کے ہیر پھیر، واقعات اور حرکات و سکنات سے کام لیتا ہے۔ مزاح میں کسی خاص شخص یا ادارے کو نشانہ تضحیک نہیں بنایا جاتا اور نہ ہی اس کا مقصد کسی قسم کی اصلاح ہوتا ہے بلکہ یہ صرف فرحت و خوشی پیدا کرنے کے لیے بروئے کار لایا جاتا ہے۔

### طنز

زندگی کے عیوب و نقائص، ماحول کی ناہمواریوں اور بے اعتدالیوں، لوگوں کے انفرادی یا اجتماعی عادات، سیاسی، سماجی یا اقتصادی نظام کی کمزوریوں اور خامیوں کو مزاحیہ انداز میں اس طرح پیش کرنا کہ وہ لوگوں کو برا نہ لگے اور ان کے ذہن ان خامیوں کی طرف متوجہ بھی ہو جائیں طنز کہلاتا ہے۔

### سرگرمیاں

- (۱) اساتذہ کرام شاعری میں متعلقہ اصطلاحات کے تحت درج نکات کی شناخت کروائیں۔
- (۲) اساتذہ کرام طلبہ سے کہہ دیں کہ وہ لائبریری میں چند دیگر اردو شعراء کی طنزیہ اور مزاحیہ نظمیں تلاش کر کے لکھیں۔

### اشارات سبق

- (۱) طلبہ کو مزاحیہ اور طنزیہ شاعری کی روایت سے آگاہ کیا جائے۔
- (۲) طنزیہ اور مزاحیہ شاعری میں سنجیدہ پہلو سے طلبہ کو روشناس کروائیں۔
- (۳) طلبہ کو سید محمد جعفری کے اسلوب کے بارے میں بتایا جائے۔